حضرت میرزا سردار بیگ صاحب قبلہ قدس سرہ

وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو

رسالۂ نافعہ در بیان ظہور تفصیلی اعیان ثابتہ معہ قواعد کلیہ اسمای الٰہیہ وکونیہ المسمی بہ

اعیان ثابتہ

من تصنیف

الشیخ الکامل قدوۃ السالکین زبدۃ المحققین دانندۂ رموز شریعت بینندۂ اسرار طریقت چشندۂ لذات حقیقت حاذی اصول و فروع جامع منتہی المجموع حضرت مولانا مولوی شاہ محمد خان صاحب قبلہ چشتی دامت برکاتہم از خلفای

مطبوعہ عالیہ برقی دکن پریس حیدرآباد

باہتمام خاکسار محمد عبدالرحیم کان اللہ

حضرت میرزا سردار بیگ صاحب قبلہ قدس سرہ

پیرے کہ ذوات حقیقت را مطلق تعینے خفی

ز انہا سے مختلف را صورت خود ساختی

وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو

رسالہ نافعہ دربیان ظہور تفصیلی اعیان ثابتہ معہ قواعد کلیہ اسمای الٰہیہ وکونیہ المسمٰی بہ

اعیان ثابتہ

من تصنیف

الشیخ الکامل قدوۃ السالکین زبدۃ المحققین دانندۂ رموز شریعت بینندۂ اسرار طریقت چشندۂ لذات حقیقت حاوی اصول وفروع جامع منتہی المجموع حضرت مولانا مولوی شاہ محمد خان صاحب قبلہ چشتی وقادری از خلفای

مطبوعہ عزیز دکن پریس حیدرآباد

باہتمام خاکسار محمد عبدالرحیم کان اللہ له

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و نعت

حمد اوس واجب الوجود کو واجب ہی جو ظہور اعیان مختلفہ ممکنات کو
علم تفصیلی مین صور علمیہ سے مصور فرما کر بفیضان رب العالمین (جو فیض
ارباب بامر بابت ہے) بموجب الالوہیت اعطا کل ذی حق
حقہ حسب استعداد کونیات ارضی و سماوی کو وجود بخشی فرما رہا ہی۔
صلوات وسلام کاملہ اوس سید خیر البشر کو لایق ہی کہ جسکی کمالیت
ذات نے بمصداق لولاک لما خلقت الافلاک ارواح عالم
روح مقدس سے اور انفاس عالم کو نفس کل سے وطبائع عالم
طبیعت کل سے و اشکال عالم کو شکل کل سے و اجسام عالم کو جسم کل سے

آپ کے منور و منقش و مطبع و مشکل و مجسم ظہور مین لائی جس مین سے
اخص الخاص آپ کے آل مطہرہ و خاص الخاص آپ کے اصحاب مکرم
و معظم - جو حاملین عرش نبوت ہین - اور من بعد جمیع اولیاء کرام و سائر المسلمین

امابعد اضعف العباد عاجز مسکین بے سروسامان عاصی محمد خان
ابن عبد القادر خان صدیقی و مشرباً چشتی و قادری
و مذہباً حنفی یکے از ادنی کفش برداران سلطان العارفین برہان
الواصلین در تاج آزادان فخر خاندان چشتیان مظہر خاص رسول الثقلین
اعنی حضرت میر غلام حسین احمد عرف میرزا سردار بیگ
صاحب قبلہ قدس سرہ قلندر بلخی ثم حیدرآبادی نے حسب ہیچمدانی خود
در بیان ظہور تفصیلی اعیان ثابتہ مفصل کر کے اعیان ثابتہ ہی نام رکھا
اب مستدعا حضرات ناظرین سے یہہ ہی کہ اگر رسالہ ہذا
مین کوئی سہو بموجب الانسان مرکب من الخطاء و النسیان کی نظر سے
گزرے تو معاً نظر افادہ سے اصلاح فرمادین - یا بشان ستاری
چشم پوشی کرین - و نیز امید قوی ہے کہ حضرات ناظرین عند المطالعہ
رسالہ ہذا عاصی کو دعاے خیر سے یاد فرماوینگے -

عاصی محمد خان

مقدمۂ کتاب

ہر علم مین اوس کے شروع کرنے سے پہلے اوسکی تعریف اوسکی غرض وغایت اوسکا موضوع دیکھا جاتا ہی۔ کیونکہ تمیز ہر علم کی باعتبار اوسکے موضوع کے ہوا کرتی ہی جب تک کہ طالب کو بوجہ ما ادسپر علم نہو اوسوقت تک اوسکی طلب بےسود اور اوسکی کوشش عبث ہوگی۔ اسلئے ہم پہلے ان امور کی تعریف کرتے ہین۔

موضوع ہر علم کا وہ ہی جسکے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہو۔ جیسے اعیان ثابتہ کے تحقق مین علم اللہ سے (جو مرتبۂ الوہیت مطلقہ مین ہی) بحث کی جاتی ہی۔ عام ازینکہ وہ علم مجمل ہو یا مفصل۔

عوارض ذاتیہ سے کسی شئے کا بالواسطہ یا بلا واسطہ عارض ہونا مراد ہی۔ بشرطیکہ وہ واسطہ مساوی ہو اوس شئے سے۔

تعریف کی تعریف یہہ ہے کہ ایک شئے کی معرفت سے دوسری شئی کی معرفت حاصل ہو۔

غایت سے مراد مالاجلہ وجود الشی کے ہین۔

اعیان سے مراد قیام بذاتہ کے ہین۔ اور قیام بذاتہ کے معنی تحیز بنفسہ کے

ہین - یعنے جسکا تحیز غیر کا تابع نہ ہو جسطرح کہ عرض کا تحیز جوہر کا تابع ہی -
اعیان ثابتہ حقایق ممکنات ہین - اورحقایق ممکنات صور اسماء الٰہیہ ہین
جوحضرت علم مین ثابت و متحقق ہین - اورجنکو نہ تاخر ذاتی ہی نہ زمانی - اوروہ
ازلی وابدی ہین - پس یہی صور علمیہ اس اعتبار سے عین ذات ہین - اور
تعین خاص اورنسبت معین سے اوسکی تجلی ہوی ہی - اعیان ثابتہ سے
موسوم ہین - یعنی جب حقتعالی سے نے حقائق ممکنات کو مرتبہ الوہیت مطلقہ مین
اپنے علم تفصیلی سے اسماء غیر مشروطی سلبی و اسماء مشروطی ثبوتی وربط
ربوبیت و مربوبیت کو عام ازینکہ وہ کلی ہو یا جزئی - باعتبار یکدیگر مصورًا
مفیضًا مفصلًا مثبت پایا ہو تو اسکو اعیان ثابتہ معلومات اللہ وفیض اقدس
کہتے ہین -

غرض وغایت اسکی یہہ ہی کہ حقایق ممکنات پر مصداق اَللّٰھُمَّ اَرِنَا
حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ بصارت وبصیرت حاصل ہو -

باب اول

فصل پہلی

تحقق وجود اعیان ثابتہ **اتحاد علم و معلوم** **معنی ربوبیت و مربوبیت**

مسئلہ اتحاد علم و معلوم } خدا کا علم - علم ابدی ہی - اورحضوری - اور اوسکے علم مین

تمام صورتین معقول و منقوش ہین - اور وہ اپنی ذات اور اپنے صفات و سماء سب کا عالم ہی - اور اوسکا علم تمام حقائق مختلفہ پر شامل ہی - اور اوسکی علم حضوری مین ملزوم (یعنے معلوم) کو نہ تاخر ذاتی ہی نہ زمانی - کیونکہ اگر ایسا ہو تو ہمکو جو ہماری ذات کا علم ہی وہ بہی متاخر ہوگا - اور یہہ محال ہی - پس یہان علم کو معلوم کے ساتہہ معیت ذاتی و وجودی ہی - اب وجود کے تین اقسام ہین - واجب - ممکن - ممتنع - اور ان سب پر شئے کا اطلاق ہوتا ہی - اور ان کے دو محل ہین - ایک خارجی دوسرے ذہنی - اور ہر ایک کی عوارضات مختلف ہین - جو چیز خارج مین ہوتی ہی اوسپر آثار خارجیہ مثل حرکت و سکون وغیرہ لاحق ہوتے ہین جس سے وہ شئے قابل شناخت ہوتی ہی اوسکو وجود عینی و خارجی کہتے ہین - اور جو چیز کہ ذہن مین ہوتی ہی اوسکے بہی عوارضات مختلف ہین - جیسے کلیت و جزئیت و ذاتیت و عرضیت و موضوعیت و محمولیت وغیرہ جسکی وجہ سے وجود ذہنی صور علمیہ سے موسوم ہوتا ہی - پس وہ وجود جو فی الخارج ہو - اور عوارضات سے بری ہو اوسکو معلوم بالذات کہتے ہین اور جو عوارضات سے مخلوط و متکیف ہو اوسکو معلوم بالعرض - اور جب ذہن و خارج دونون مین متحقق ہو تو اوسکو صورت علمیہ اور صور حاصلہ سے نامزد کرتے ہین - اور یہہ صورت ارباب عقول کے نزدیک ذہنی ہوتی ہی لیکن علم باری تعالی کی نسبت ایسا خیال نہین کیا جاسکتا - کیونکہ حقائق ممکنات کی

تمام علمی صورتین بانفسہا جسطرح کہ داخل ہین ہین اوسیطرح خارج مین ہین ۔پس
یہان علم ومعلوم وصورت علمیہ وحالت ادراکیہ اور ذات عالم متحد بالذات ہین
گو اہل عقول نے علم حضوری مین اتحاد علم ومعلوم کے یہہ معنی لیئے ہین کہ حضور
صورت عین صورت خارجیہ ہے جو قائم ہی وجود شخص یعنے معلوم کے ساتھہ
لیکن علم عین شخص معلوم نہین ہی ۔ لیکن یہہ مسئلہ علم واجب مین چسپان نہین ہوسکتا
کیونکہ اگر ایسا ہو تو واجب کو قبل وجود معلوم عدم علم لازم ہوگا ۔ اور یہہ کہ
کمالیت واجب غیر کے ساتھہ وابستہ ہوگی ۔ اور یہہ کہ علم ایک صفت زائد
بر ذات کا نام ہوگا ۔ جو صریحًا باطل ہے ۔کیونکہ جب علم ذاتِ شخص معلوم
نہ سمجھا جاوے تو ذاتِ شخص معلوم ایک شئی دیگر ہوگی ۔ یعنے بنفسہ وہ معلوم
واقع نہوگی ۔ کیونکہ اگر معلوم واقع ہو تو پہر وہی علم ومعلوم کا مسئلہ صادق ہوگا
اور وہ تعریف باقی نرہیگی ۔ اور واجب قبل وجود ممکنات عالم نہوگا پس عدم
معلومات دلیل عدم علم ہے ۔کیون کہ انتفاء معلوم سے انتفاء علم لازم
آتا ہے ۔ حالانکہ علم باری تعالی وجود معلوم پر موقوف نہین ہی ۔ اب اس
امر کی دلیل کہ کمالیت واجب غیر کے ساتہہ وابستہ ہوگی یہہ ہی کہ جملہ
ممکنات معلوم واقع ہین ۔ اور جب یہہ مغائر بالذات ہون گے تو محتاج ہوگا
واجب اپنے علم مین ایسے معلوم کے طرف جو اس کا غیر ہی ۔ اور یہہ صریحًا
باطل ہی ۔ اب رہا یہہ امر کہ علم صفت زائدہ ہوگی یہہ ہی کہ علم ومعلوم متحد بالذات ہین یا

اور معلوم ممکنات واقع ہین اور یہہ مغائر بالذات ہین ۔ پس علم جو ایک صفت ہی
وہ بھی مغائر ہوگا اور زائد بر ذات ہوگا باوجودیکہ وہ عین ہی ۔ اہل معقول کو
جب کوئی دلیل نہ ملی تو اونھون نے یہہ تاویل کی ہی کہ محض لزوم استکمال
بالغیر کے لحاظ سے علم و معلوم واجب مین اتحاد ذاتی ماننا پڑتا ہی ۔ ورنہ اگر
اس سے قطع نظر کیا جاسے تو کوئی استحالہ نہین ہی ۔ مگر ہم یہہ پوچھتے ہین
کہ ایسا قطع نظر کرنا کس حدتک قرین عقل ہے ۔ جب کوئی دلیل عقلی ۔
نہین ہے تو کیون نہین تسلیم کیا جاتا کہ علم و معلوم و ذات عالم مین اتحاد ذاتی ہی
اگر یہہ کہتے ہو کہ زیادتی صفت مین کوئی محال لازم نہین آتا ۔ جب کہ ہم
زمانہ کو قدیم اور غیر متناہی مانین جسطرح کہ اوس گروہ کا مذہب جو قدم عالم کے
قائل ہین ۔ اور جن کے یہان معدوم زمانی اگرچہ اس وقت غائب ہو
مگر وہ دوسرے زمانہ مین ضرور حاضر ہے ۔ اسلئے کہ معدوم محض اون کے
یہان کوئی چیز نہین ہی ۔ اور وہ ہر جزو زمانہ یا ہر واحد زمانیات کو موجود سمجھتے ہین
مگر اوسکے مناسب موقع و محل پر اگرچیکہ وہ اون کو معلوم نہ ہو مگر وہ باریتعالی کے
پاس حاضر ہے ۔ پس یہہ محال یعنے عدم علم قبل وجود معلوم اوسوقت ثابت
ہوگا جب کہ عالم کو اور زمانہ کو حادث مانین ۔ جو اوس گروہ کا مذہب ہے جو
حدوث عالم کے قائل ہین ۔ اور یہہ بیان کرتے ہین کہ عالم معدوم تھا
بعد پیدا ہوا ۔ لیکن اب ہم یہہ کہتے ہین کہ جب علم عین معلوم ہی اور ممکنات قبل

از ایجاد معدوم تھے تو اس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ قبل از ایجاد ممکنات اوسکو علم نہ تہا۔ کیونکہ معلوم یعنے ممکنات معدوم ہی تھے تو کوئی وجہ نہین کہ انتفاء معلوم سے انتفاء علم کا نتیجہ نہ اخذ کیا جاوے اور جب ایسا ہو تو ذات باری تعالی کے نسبت عدم علم تسلیم کرنا ہوگا جو باطل ہے۔ پس زمانہ اور وہ جو کچھہ کہ اوس مین ہی سب کچھہ خدا کے پاس حاضر ہی۔ اور اوسکا علم عین معلوم ہی

مسئلہ تحقیق وجود اعیان ثابتہ | صور علمیہ و معلومات اللہ کو اعیان ثابتہ کہتے ہین۔ اور یہہ صور علمیہ اپنے اسماء کے ظہور کے طالب ہین۔ تمام اسماء کی خواہش پہلی اسم باطن کی طرف ہی۔ اور باطن اور اول اسم ظاہر و آخر کی طرف منسوب ہی۔ بطون کے لئے وجود علمی اور ظہور کے لئے وجود عینی ہے بطون کے دو جہت ہین۔ ایک اسم ظاہر کے ساتھہ جمع ہو سکتا ہی۔ اور دوسرا نہین ہو سکتا۔ جو اسم ظاہر و باطن سے مختص ہین وہ اعیان ممکنات خارجیہ ہین جو بطون ہی سے مختص ہین وہ اعیان ثابتہ ہین۔ جو محض معلومات اللہ مین ثابت ہین۔ اور اون کا وجود خارجی من حیث ہی ہی ممتنع ہی۔ چنانچہ اسی بنا پر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے بہی کتاب فصوص الحکم مین یہہ لکھا ہی کہ الاعیان الثابتہ ماشمت رائحة من الوجود۔

معنی ربوبیت و مربوبیت | حقتعالی تمام اعیان کو اپنے علم مطلق سے جانتا ہی اسلئے

اعیان مجعولیت سے بری ہین - ایک اعتبار سے اگر وہ اسماء کی صورتین
ہین تو دوسرے اعتبار سے وہ اعیان خارجیہ کے حقائق ہین اسیطرح
اسماء الٰہی کے بھی دو اعتبار ہین - ایک اعتبار کثرت دوسرے اعتبار
وحدت باعتبار کثرت احتیاج فیض لازم ہی - اور باعتبار وحدت وہ اپنی ہی
اپنی صورتون کا آپ فائض ہے - فیض اقدس سے اعیان ثابتہ کو فیض
پہونچتا ہی - اور فیض مقدس سے اعیان خارجی مستفیض ہوتے ہین -
جسطرح کہ مشہور ہے القابل لایکون الا من فیض القدس
پس انہین تعلقات افادہ و استفادہ فیوض کو تعلق رب و مربوب سے
موسوم کرتے ہین - الوہیت مطلقہ ہین فیض اسماء الٰھی سے اسماء کیانی کو
پہونچتا ہے - ایک ہین قوت فعلی اطلاقی تو دوسرے ہین قوت انفعالی
تقییدی ہے -

فصل دوسری

توجیہ اسماء مختلفہ اعیان ثابتہ

اعیان ثابتہ کو کہین صور علمیہ کہین معلومات اللہ کہین فیض اقدس
ان مختلف نامون سے موسوم کرتے ہین - اگر بظاہر ان سب کے
ایک ہی معنے ہین تو پھر اختلاف الفاظ کی کوئی وجہ نہین ہی - اور اگر

سے معنے مختلف ہین تو وجہ مناسبت و مباینت ضرور ہونی چاہیئے۔ لہذا
ہم اوسکی ذیل مین تصریح کرتے ہین۔ کہ اعیان ثابتہ کے لیئے صور علمیہ کا
ہونا ضروری ہے۔ اور ان ہردو مین ایک مناسبت ہی۔ کیونکہ حقائق
ممکنات آئینہ تفصیل علم اللہ مین اپنی قابلیت و استعداد کے مطابق اون
اون صورتون سے جو اونکے قابلیت کے مناسب ہین صور علمیہ سے
مصور ہین۔ اسی لیئے اعیان ثابتہ کو صور علمیہ سے موسوم کرتے ہین۔ کیونکہ
ہر حقیقت ممکنہ کے لیئے جسطرحکہ اوسکا وجود خارجی ہی اسیطرح اوس کا
وجود علمی بھی ہے۔ تمام چیزین اوسکے علم مین ثابت ہین اور اونکا علم بھی
وجود ہے۔ کیونکہ وجود مطلق ہی ذات باری تعالی ہے۔ اور یہہ جو
کہا جاتا ہے کہ ہم بہت سے اشیاء کو بغیر اون کے وجود کی تصور کرتی ہین
محض غلط ہی۔ کیونکہ کوئی چیز معدوم مطلق نہین ہے۔ جہانتک تعینات
وتشخصات کی نفی بھی کی جاوے تو تب بھی ایک مجرد ہیولے باقی رہتا ہی
جو کبھی تعریف وجود سے خارج نہین ہوسکتا۔ اب یہان یہہ شبہ ناشی
ہوتا ہے کہ جب علم اللہ مین جملہ صور داخلی وخارجی متحقق تھے۔ اور
علم اللہ جملہ صور علمیہ سے بحسب اون کے استعداد وقابلیت کی معلوم کرکی
بوساطت صور علمیہ معلومہ اعیان خارجیہ کو ظاہر کیا۔ تو اب ان اعیان خارجیہ
کی دو صورتین ہوتی ہین۔ یا تو اوسکو اسکا علم ہوگا یا نہ ہوگا۔ اگر علم ہو تو

تحصیل حاصل اور اگر نہو تو جہل لازم آتا ہی اور یہہ دونون محال ہین - اسلئے کہ
صورت اول مین اعیان ثابتہ داخلی وخارجی مین کوئی فرق باقی نہین رہتا -
اور یہہ کہ حدوث وقدم ایک ہی مرتبہ مین ثابت ہوتے ہین - کیون کہ
جب اعیان خارجیہ بحسب احکام وآثار خارجی من حیث ہی ہی معلومات اللہ
مین متحقق ہین تو یہی صورتین مرتبۂ داخلی یعنے (الوہیت) مین قدیم
سمجہے گئے ہین - اور مرتبۂ خارجی یعنے (اجسام) مین حادث ثابت ہوے
ہین تو پس حدوث وقدم جو باکدیگر نقیض ہین - ایک ہی مرتبہ مین جمع
ہوتے ہین - اور یہہ اجتماع نقیضین محال - اور صورت ثانی مین (یعنی
جب کہ اعیان خارجیہ کا اوسکو علم نہو) اعیان خارجیہ سے جہل لازم آتا ہے
اور یہہ ہی صریحًا باطل ہے - پس یہہ دونون صورتین باطل ہین - اس
اشکال کا جواب یہہ ہی کہ ذات باری تعالی جسطرح کہ قدیم ومحیط ہی اوسیطرح
اوسکا علم ہی ہے - اور یہہ علم اوسکا علم مطلق وحضوری ہی - جہان علم
ومعلوم مین اتحاد ذاتی ومعیت وجودی ہی - اور کوئی ذرہ اوسکے دائرہ
علم محیط وقدیم سے باہر نہین ہے - اور مراتب داخلی وخارجی ہر دو پر
اوس کا علم بطور مساوی محیط ہی - اسلئے یہہ تسلیم کیا جاتا ہی کہ علم اللہ مین
بلا وساطت صور علمیہ معلومہ صور اعیان خارجیہ کا بہی علم ہونا متحقق ہی - اور اوسکا جہل
ممتنع ہے - البتہ جہل ممکن کے نسبت لاحق ہوسکتا ہی - کیونکہ ممکن جیسے متغیر وحادث ہی

اسطرح اوسکا علم بھی ہے۔ اور اسکے علم حادث کا احاطہ ہی محدثات ہی پر محیط ہے
لہذا علم عالم جو حادث ہی صرف صور اعیان خارجیہ پر ہی محیط ہوگا نہ اعیان
داخلیہ پر۔ پس جو شکبہ ناشی ہوا تہا وہ اس سے رفع ہوجاتا ہی۔
اعیان ثابتہ کو فیض اقدس سے مترادف کہنے کی یہہ وجہ ہی کہ فیض اقدس
کے لیئے اعیان ثابتہ اور صور علمیہ کا وجود ثابت ہی۔ کیونکہ فیض اقدس
وہ فیض ہی جو علم اللہ مین صور علمیہ ربوبیت ارباب شروطیات سے
صور علمیہ شرائط مربوبیت مربوبات کو بحسب استعداد اعتدالاً فیض بخش
وفیض رسان ہی۔ اب یہان یہہ اعتراض وارد ہوسکتا ہی کہ فیض بخشی فیض اقدس
ربط ربوبیت ارباب مین حکم اقدس رکہتی ہے۔ اور ربط شرائط مربوبیت
مربوبات مین حکم متقدس۔ حالانکہ فیض اقدس کو مرتبۂ داخلی سے تعلق ہی
اور فیض متقدس کو مرتبۂ خارجی سے۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ فیض بخشی
فیض اقدس رب ومربوب دونون پر اعتدالاً شامل ہے۔ اور اس لیئے
فیض مقدس کو مرتبۂ داخلی مین شامل کرنا مناسب نہیں۔ معلومات اللہ کو
اعیان ثابتہ سے اسلیئے نامزد کرتے ہین کہ معلومات اللہ وہ معلوم مین
جو کوائف صور علمیہ اعیان داخلیہ اور ربط ربوبیت بامربوبیت کی یافت سے
جو حضرت علم مین پائے جاتے ہین۔
اعیان ثابتہ کو اعیان ثابتہ اسلیئے کہتے ہین کہ فیض اقدس اور صور علمیہ

اور معلومات اللہ ان سب کو بحیثیت یافت و روابط آبابات صور علمیہ
مرتبہ الوہیت مطلقہ مین باعتبار یکدیگر مفصلاً مثبت ہون ۔

فصل تیسری

اعیان ثابتہ کا کیون مختلف ظہور ہوا ۔

ہر چیز اپنے ظہور مین اپنے اعیان کی تابع ہی ۔ اوسیکو اوسکی قابلیت
و تقدیر کہتے ہین ۔ جسکا ثبوت وقدرناہ تقدیرا سے ہوتا ہے ۔
لیکن اب سوال ہی کہ کیون اعیان مختلف ہوتے ہین ۔ اور اسکے کیا وجوہ
ہین ۔ سو یاد رہی کہ اعیان کا اطلاق مرتبہ الوہیت مطلقہ پر کیا جاتا ہی جہان
اعتبارات وحدت وجود علم نور شہود حیات علم
ارادہ قدرت کے ساتھہ تفصیل پائے وہ مرتبۂ اجمالی ہی تو
یہہ مرتبہ تفصیلی ہی ۔ وہان شیونات کا اطلاق ہوتا ہی تو یہان اعیان کا
پس اعیان ثابتہ شیونات وحدت مطلقہ اجمالی کے اثباتات تفصیلی ہین
اور شیونات وحدت مطلقہ اگرچیکہ اپنے مرتبہ مین بلا اعتبار اجمالاً معتبر ہین
اور ایکدوسرے کے ساتھہ عینیت حقیقی رکھتے ہین ۔ لیکن عتبار ظہور مین
اون کے قابلیت ظہور جدا گانہ ہی جسکی تفصیل یہہ ہی کہ
(۱) اعتبار وجود کل اسماء غیر مشروطی کی قابلیت محض ہے ۔

(۲) اعتبار نور کل اسماء مشروطی کی قابلیت ہے۔

(۳) اعتبار شہود محض قابلیت شرائط اسماء ہی۔

(۴) اعتبار علم ان سب پر بصورت بیصورت محیط ہی۔

پس جب وحدت مطلقہ اپنے ان اعتبارات اجمالی کی تفصیل کے لئے وحدت ثبوتی تو وحدت مطلقہ سے جو طرف ظہور اوسکا ہی الوہیت مطلقہ مین تجلی کی تو یہان اعیان ثابتہ متحقق ہوے۔ اور وہ اعتبارات وحدت جو محض قابلیات اسماء غیر مشروطی و مشروطی و شرائط بصورت بیصورت معتبر تھے۔ ایسنہٗ تفصیل الوہیت مطلقہ مین باعتبار یکدیگر مفصلا مثبت ہوے کیون کہ ہر اجمال کے لیے تفصیل ضروری ہے۔ اور ہر تفصیل کے لیے اجمال لازم۔ پس اعیان ثابتہ کا ظہور مرتبۂ تفصیل مین مختلف ہونا لازم ہوا ورنہ وجود تفصیل ہی باطل ہوگا۔ اور یہہ محال ہے۔

باب دوم

پھلی فصل

بیان اعیان ثابتہ داخلی جنکا ظہور حقتعالے پر موقوف ہے

اعیان ثابتہ اگرچہ مختلف ہین۔ تاہم اون کا ظہور دو جہت پر موقوف ہوگا

یا حق سبحانہ تعالی پر ہوگا - یا خلق پر - اگر حق سبحانہ تعالی پر ہو تو یہہ اعیان ثابتہ یا ظہور کنندہ اسماء مطلقہ ہون گے - یا اسماء مقیدہ - اگر ظہور کنندہ اسماء مقیدہ ہون تو اسماء مقیدہ مشروط بہ شرط شے ہوتے ہین - اسلیے یہہ حق سبحانہ تعالی پر موقوف ہون گے - کیون کہ شان اوتعالے لابشرط شے ہے - اور یہہ مرتبہ مطلقہ ہی - اور وہ مقیدہ - اور وجود مطلق وجود مقید سے بمصداق ان اللہ لغنی عن العالمین مستغنی ہے بخلاف اسکے مقید بلا وجود مطلق غیر مستقل ہے - کیونکہ مطلق قائم بنفسہ ہے اور یہہ قائم بالغیر - پس وجود قائم بالغیر قائم بنفسہ پر کسطرح ظہور کرسکیگا اور یہہ محال ہے - لہذا اگر اعیان ثابتہ ظہور کنندہ اسماء مقیدہ ہون تو اون کا ظہور حق سبحانہ تعالی پر موقوف نہ ہوگا - مگر اوس کا عکس پس ہر حال مین اعیان ثابتہ ظہور کنندۂ اسماء مطلقہ ہون گے - اور ان اسماء مطلقہ کے لیئے کوئی شرط ظہور فی الخارج کے لیئے ضرور نہی ہو گی کیون کہ اون کا ظہور صرف حقتعالے پر موقوف و منحصر ہے - پس ایسے عیان کو اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطی سلبی کہین گے - جیسے قدوس سلام متکبر وغیرہ ہین -

اب وہ اعیان کہ جنکا ظہور وجود خلق پر موقوف ہی - اون کی دو صورتین ہین - یا تو اون کا ظہور فی الخارج واجب ہوگا - یا ممکن - اگر ممکن ہو تو یا اون کا ظہور

ظہور مرتبہ خارجی مین بطریق تقید ہوتا رہیگا - یا مرتبۂ داخلی مین حق سبحانہ تعالیٰ پر
بطریق اطلاق ہوگا اگر بطریق تقید ہو تو یہہ ظہور یا بالقوہ ہوگا یا بالفعل - اگر بالقوہ ہو تو ایسے
اعیان اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ ظہور بالقوہ سے موسوم ہون گے -
جیسے جمادات نباتات مین سماعت وبصارت وکلام بطریق تقید بالقوہ
ظہور پارہے ہین - اور اگر تقید بالفعل ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ
اسماء ممکنہ خلقیہ ظہور بالفعل کہینگے - جیسے نوع انسان وحیوان مین سماعت
وبصارت وکلام بطریق تقید بالفعل متحقق ہے - ورنہ اگر اون اعیان کا
ظہور مرتبۂ داخلی مین صرف حق سبحانہ پر بطریق اطلاق موقوف ہو تو ایسے
اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ کہین گے - جیسے سمع - بصر
کلام - حضرت الوہیت مین بطریق اطلاق متحقق موجود ہین - پس وہ اعیان ثابتہ
جنکا ظہور وجود خلق پر ہنگنا موقوف ہی - کبھی الے الخارج وجود خلق پر اور کبھی الی
البطون او تعالی پر موقوف ہونگے - کیونکہ امکان کے معنے سلب ضرورت جانب
مخالف کے ہین - جو قضیۂ موجبہ مین ایجاب کا خلاف سلب ہوتا ہے -
اور قضیۂ سالبہ مین سلب کا خلاف ایجاب - اور یہی معنے امکان عام کے
ہین نہ امکان خاص کے - کیونکہ امکان خاص مین جانبین سے سلب
ضرورت ہوتا ہی - پس اگر اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ کا ظہور فی الخارج ضروری
ہو تو اوسکا سلب الی البطون ضروری نہ ہوگا - اور اگر سلب الی البطون

ضروری ہو تو اوسکا ظہور فی الخارج ضروری نہوگا۔ لہذا ان ہر دو حالتون
مین یہہ لازمی نتیجہ ہوگا کہ کبھی اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ کا ظہور فی الخارج
وجود خلق پر ضروری ہوگا۔ اور کبھی اوس ظہور کا سلب الی البطون اوسکے لئے ایجاب پر
موقوف ہوگا۔

دوسری فصل

اعیان ثابتہ واجبہ الٰہیئہ مربوبیہ

وہ اعیان کہ جنکا ظہور وجود خلق پر واجب ہے تو ایسے اعیان مین ایک نسبت
بین الشرط والمشروط متحقق ہوتی ہی۔ اور یہہ نسبت ربط ربوبیت مربوبیت
کے لیے ایک منشا ہی۔ اور یہہ منشا ظہور فی الخارج کی لئے ایک رابطہ ہے
پس ایسے اعیان کہ جن مین اس قسم کی نسبت ہو۔ اعیان ثابتہ اسمائے
مشروطہٗ الٰہیہ ربوبیہ ہونگے۔ یا اعیان اسماء مشروطہ کونیہ مربوبیہ ہونگے
اگر ربوبیہ ہون تو یا کلی ہون گے یا جزئی۔ اگر کلی ہون تو یا اون مین ربط
ربوبیت یا مربوبیت بطریق اطلاق وکلیت ہوگا۔ یا بطریق تقید وکلیت۔
اگر بطریق اطلاق وکلیت ہو تو ایسے اعیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ
مشروطہ کلیہ اطلاقیہ شمار ہون گے۔ جیسے اسماء بدیع۔ باعث
باطن وغیرہ۔ ورنہ اگر بطریق تقید وکلیت ہو تو ایسے اعیان کا وجود ممتنع ہی۔

کیونکہ خاصہ ربط ربوبیت رب در رب ہمیشہ بطریق اطلاق ہوتا ہی۔ اور خاصہ ربط مربوبیت مربوب در مربوب بطریق تقید۔ اگر ربط ربوبیت بمربوبیت بطریق تقید وکلیت اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ الہیہ کلیہ ربوبیہ مین جائز رکھین تو قوت فعل وانفعال مین کوئی فرق باقی نہ رہیگا۔ یعنے ربط ربوبیت رب در ربط مربوبیت مربوب ان دونون مین تمیز کرنی غیر ممکن ہوگی لہذا ایسے اعیان ثابتہ کا تحقق ممتنع ہے۔

اب اگر اعیان الہیہ مشروطہ ربوبیہ جزئیتاً مثبت ہون تو اوسکی بھی دو قسمین ہونگے۔ یعنے ان مین بھی ربط ربوبیت بطریق اطلاق وجزئیت ہوگا۔ یا بطریق تقید وجزئیت۔ لیکن بطریق تقید وجزئیت ہونا منع ہی اوسی دلیل پر جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہی۔ پس بطریق اطلاق وجزئیت ہونا جائز ہے لہذا ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ الہیہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ کہین گے۔ جیسے اسم کریم کہ کرم بعض پر صادق ہوتا ہی۔ اور بعض پر نہین۔ لیکن ظہور کرم اسم کریم سے فی الخارج جزئیتاً واجب ہی۔

فصل سوم

بیان اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ مربوبیہ

اعیان شرائط کونیہ مربوبیہ کے دو قسم ہین۔ یا وہ کلیتا مثبت ہونگے یا جزئیتا۔ اگر کلیتًا ہون تو یا ربط مربوبیت یا ربوبیت بطریق اطلاق وکلیت ہوگا یا بطریق تقید وکلیت۔ اگر بطریق اطلاق وکلیت ہو تو یہہ بدلیل خلف باطل ہے۔ کیونکہ مربوبات مین ربط ہمیشہ بطریق تقید ہوتا ہی۔ نہ بطریق اطلاق۔ کیونکہ مربوبیت مربوب قوت انفعالی کا نام ہی۔ جسکا کام قبول اثر کا ہی۔ اور یہہ ظاہر ہی کہ فعل کبھی انفعال نہین ہوسکتا۔ پس ایسی اعیان کا تحقق ہی محال مانا گیا ہی۔ البتہ بطریق تقید وکلیت ہونا جائز ہی۔ لہذا ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقییدیہ مربوبیہ کہین گے جیسے فلک الشمس فلک القمر کی مربوبیت بطریق تقید وکلیت خارج مین متحقق ہے۔

اب اس قسم دوم یعنے اعیان اسماء شرائط کونیہ مربوبیہ جزئیہ ہو تو اوسکے بھی دو اقسام ہین۔ یعنے یا تو ربط مربوبیت یا ربوبیت ان مین بطریق اطلاق وجزئیت ہوگا۔ یا بطریق تقید وجزئیت۔ اگر بطریق اطلاق وجزئیت ہو تو یہہ محال ہے۔ اوسی دلیل سابقہ پر۔ اگر بطریق تقید وجزئیت ہو تو یہہ صحیح ہی۔ اور ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ شرائط واجبہ کونیہ تقییدیہ جزئیہ کہین گے۔ جیسے زید وعمرو وغیرہ جو بطور تقید وجزئیت خارج مین متحقق ہے۔ پس وہ اعیان کہ جسکا ظہور مرتشہ

داخلی وخارجی دونون پر موقوف ہی حسب ذیل ہین -

۱ - اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطہ سلبیہ جیسے قدوس وسلام وغیرہ

۲ - اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ ظہور بالقوہ جیسے سماعت بصارت کلام جمادات ونباتات مین -

۳ اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ ظہور بالفعل جیسے سماعت بصارت کلام جمیع افراد انسان وحیوان مین -

۴ اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ جیسے سمع - بصر - کلام حضرت الوہیت مین

۵ اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ جیسے اسماء بدیع - باعث - باطن وغیرہ -

۶ اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ جیسے اسم کریم -

۷ اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جیسے فلک الشمس - فلک القمر وغیرہ

۸ اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جیسے زید - عمرو - بکر وغیرہ -

یہہ آٹھہ اقسام اعیان ثابتہ متذکرہ بالا بحسب اپنی اپنے استعداد وقابلیت کے گوناگون تجلیات سے متجلی ہین - اور یہہ تجلی ازقسم جلالی ہوگی یا جمالی - یا ہر دو سے مشترک - پس ان تجلیات کے تعلق کی وجہ سے پہر ان اعیان ثابتہ متذکرہ بالا کی حسب ذیل صورتین ہوتی ہین -

۱ - اگر اعیان اسماء مطلقہ غیر مشروطہ سلبی تجلی جلالیہ سے مثبت ہون تو

ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطی سلبی جلالی کہین گے جیسے اسم متکبر وغیرہ جو جلالاً متجلی ہین -

(۲) اگر وہی اعیان ثابتہ مطلقہ غیر مشروطہ سلبی تجلی جمالی سے متجلی ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطہ سلبیہ جمالیہ کہین گے جیسے اسماء، قدوس وسلام وغیرہ جو جمالاً متجلی ہین -

(۳) اگر وہی اعیان ثابتہ ہر دو تجلیات جلالی وجمالی سے اجمالاً متجلی ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء مطلقہ غیر مشروطہ سلبیہ کمالیہ کہینگے - جیسے اسم عظیم جسکے معنی بزرگ ترین از روے ذات وصفات کے ہین اور یہہ صفت بزرگی ذات وصفت ہر دو مین پائی جاتی ہی - پس یہہ اسم بلحاظ بزرگی ذات جمالی سمجھا جاتا ہی - اور بلحاظ صفات جلالی پایا جاتا ہی - اور چونکہ یہہ اسم ذات وصفات دونون پر صادق آتا ہی - اسلئی کمالیہ پایا جاتا ہی

باب سوم

بیان مین

اعیان خارجیہ کے جنکا ظہور وجود خلق پر موقوف ہے

فصل پہلی

اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ بالقوہ وبالفعل متجلیہ بہ تجلی جلالی وجمالی -

اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ جلالیہ وجمالیہ -

اسماء ممکنہ کے اعیان ثابتہ یا بہ تجلی جلالی مثبت ہون گے یا بہ تجلی جمالی
اور ہر ایک ان مین سے یا بالقوہ متحقق ہونگے یا بالفعل۔ اور یہہ تحقق بصورت
مطلق ہوگا۔ یا بصورت خلق۔ پس اگر اعیان اسماء ممکنہ خلقیہ بالقوہ بہ تجلی
جلالی مثبت ہون تو ایسے اعیان اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ بالقوہ جلالیہ
شمار ہون گے۔ جیسے جمادات و نباتات مین سماعت بالقوہ جلالاً
متجلی ہے۔ ورنہ اگر یہی اعیان جمالاً بالقوہ مثبت ہون تو ایسے اعیان کو
اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ بالقوہ جمالیہ کہین گے۔ جیسے اونہین جمادات
و نباتات مین بصارت بالقوہ جمالاً متجلی ہے۔ اور اسیطرح اگر اعیان ثابتہ
اسماء ممکنہ خلقیہ بالفعل بہ تجلی جلالی نسبت بالفعل سے متجلی ہون تو ایسے
اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ خلقیہ جلالیہ بالفعلیہ کہین گے جیسے
جمیع افراد انسان وحیوان مین سماعت بالفعل جلالاً متجلی و متحقق ہے۔ ورنہ
اگر یہی اعیان جمالاً بالفعل متحقق ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء
ممکنہ خلقیہ جمالیہ بالفعلیہ کہینگے۔ جیسے جمیع افراد انسان وحیوان مین بصارت
جمالاً بالفعل متحقق ہے۔ اب اگر اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ بہ تجلی جلالی
مطلقہ مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء ممکنہ مطلقہ جلالیہ
کہینگے۔ جیسے اسم سمیع حضرت الوہیت مین بطریق اطلاق جلالاً متجلی ہی
ورنہ اگر یہی اعیان اسماء ممکنہ مطلقہ تجلی جمالی مطلقہ سے متجلی ہون تو

ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسمار ممکنہ مطلقہ جمالیہ کہینگے - جیسے اسم بصیر حضرت الوہیت مین بطریق اطلاق اجمالاً متحقق ہے -
واضح رہے کہ یہان اسمار ممکنہ کا تجلی کمالی یعنے ہردو تجلیات جلالی وجمالی سے مشترک متجلے ہونا محال مانا گیا ہے - کیونکہ خاصہ ممکن یہہ ہے کہ جب اوس کا وجود ضروری ہو تو عدم ضروری نہ ہوگا - اور جب عدم ضروری ہو تو وجود ضروری نہوگا - پس ممکن کے دونو طرف ضروری نہونے کی وجہ سے یہہ حامل تجلی کمالیہ نہین ہوسکتا - کیونکہ ممکن کے دونو جانب مساوی ہوتی ہین جب ایک طرف ضروری ہوگا تو وہ یا بہ تجلی جلالی متجلے ہوگا یا بہ تجلی جمالی - مگر ہردو تجلیات سے اجمالاً متجلے ہونا غیر ممکن ہے -

فصل دوسری

بیان مین

اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ   اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ   اعیان ثابتہ اسمار واجبہ مشروطہ کمالیہ -

اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ اگر بہ تجلی جلالی مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ جلالیہ کہینگے جیسے اسمار بدیع - ممیت - قابض - ربوبیت کلیہ جلالیہ کے ساتھ متجلی ہین - ورنہ اگر بہ تجلی جمالی اطلاقیہ کلیہ مثبت ہون تو ایسے اعیان کو

اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ جمالیہ کہین گے - جیسے اسماء نور - شکور ربوبیت کلیہ جمالیہ کے ساتھہ متجلی ہین - اگر وہی اعیان ان ہر دو تجلیات جلالی وجمالی کے ساتھہ بلحاظ اطلاق وکلیت جماً مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ کلیہ اطلاقیہ کمالیہ کہین گے - جیسے اسماء جامع حکیم غنی جو بلحاظ ربوبیت واطلاقیت کمالیتاً متجلی ہین -

اسیطرح اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ اطلاقیہ جزئیہ کا حال ہی کہ وہی اگر بہ تجلی جلالی مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ جلالیہ کہینگے - جیسے اسماء ضار دنافع جو بہ ربوبیت جزئیتے جلالاً متجلی ہین - ورنہ اگر بہ تجلی جمالی مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ جمالیہ کہینگے - جیسے اسم کریم ورحیم جو بہ ربوبیت جزئیتے جمالاً متجلے ہین -

واضح ہو کہ یہان ہی اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ جزئیہ اطلاقیہ کا بہ تجلی کمالی متجلے ہونا محال سمجھا گیا ہے - کیونکہ اس قسم کے اعیان اعیان جزئیات سے ہین - اور جزئیات حامل تجلی کمالیہ نہین ہوسکتے -

فصل تیسری

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ — اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ و جلالیہ

آعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جو کلیہ تقیدیہ ہون یا جزئیہ تقیدیہ ۔
بہر حال یہہ دونون تجلی جلالی سے متجلی ہون گے ۔ یا تجلی جمالی سے ۔ یا ہردو
تجلیات سے مشترک ۔ اگر اعیان واجبہ کونیہ کلیہ بہ تجلی جلالی مقیدیہ کلیہ مثبت
ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ کہینگے
جیسے عقل کل ۔ کرۂ خاک ۔ کرۂ نار ۔ جو کلیتا مربوبیا جلالاً متجلی ہین ۔ ورنہ
اگر بہ تجلی جمالی مقیدہ کلیہ مثبت ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء
واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ کہینگے ۔ جیسے اسماء فلک الشمس وکرسی وغیرہ
جو مربوبًا کلیًا جمالاً متجلے ہین ۔ اور اگر ہر دو تجلیات جلالی وجمالی سے بشرط
تقید وکلیت اجمالاً متجلے ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ
کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ کہینگے ۔ جیسے اسماء مرتبہ انسان وجسم کل وفلک البروج
جو کلیتًا مربوبتًا کمالیتًا متجلی ہین ۔ اسیطرح اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ تقیدیہ
جزئیہ یا بہ تجلی جلالی متجلی ہون گے یا بہ تجلی جمالی ۔ اگر بہ تجلی جلالی مثبت ہون تو
تو ایسے اعیان کو اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ تقیدیہ جزئیہ جلالیہ
کہین گے ۔ جیسے اسماء آب شور ۔ آب شیرین ۔ آب تلخ جو مربوبتا جزئیتًا
جلالیتًا متجلے ہین ۔ ورنہ اگر وہی اعیان بہ تجلی جمالی متجلی ہون تو ایسی اعیان کو
اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ تقیدیہ جزئیہ جمالیہ کہین گے جیسے اسماء ہیرہ یاقوت
زمرد وغیرہ جو مربوبًا جزئیًا جمالاً متجلے ہین ۔

واضح رہے کہ یہان بھی اسماء واجبہ کونیہ مربوبیہ تقیدیہ جزئیہ متجلی بہ تجلی کمالیہ نہین ہو سکتے - کیونکہ جزئیات حامل تجلی کمالیہ نہین ہین -

پس تفصیل کل اعیان ثابتہ شرائط کونیہ کلیہ وجزئیہ مربوبیہ تقیدیہ جلالیہ وجمالیہ وکمالیہ متذکرہ بالا کی حسب ذیل ہوی -

۱- اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ جیسی اسماء فلک الشمس کرسی وغیرہ

۲- اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ جیسے اسماء عقل کل کرۂ خاک کرۂ نار وغیرہ

۳- اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ جیسے اسماء مرتبہ انسان جسم کل - فلک البروج وغیرہ -

۴- اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ جیسے اسماء ہیرہ یاقوت زمرد وغیرہ

۵ اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ جیسے اسماء آب شور آب شیرین آب تلخ وغیرہ

فصل چوتھی

بیان ہین .
{اقسام اعیان ثابتہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ جمالیہ بلحاظ لطافت وکثافت ونظریت وبداہت}

(۱) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ مطلقہ نظریہ وبدیہیہ -

(۲) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ وبدیہیہ -

(۳) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جلالیہ لطیفیہ نظریہ وبدیہیہ -

(۴) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ ۔

(۵) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقییدیہ کمالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ

(۶) اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کمالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ ۔

چھہ اقسام اعیان ثابتہ کونیات جنکا ہمنے اوپر ذکر کیا ہی ۔ اون مین سے ہر ایک دو قسم پر ہی یعنے یا لطیف ہون گے یا کثیف ۔ اگر لطیف ہی تو یہہ لطافت بوجہ جسم لطیف و بسیط ہی ۔ اور اوسکی یافت بنظر و فکر ہے یا یا بلا نظر و فکر ۔ اور اگر کثیف ہی تو یہہ کثافت جو بوجہ جسم کثیف و منجمد ہی اوسکی یافت بھی نظر و فکر پر موقوف ہی ۔ یا بلا نظر و فکر حاصل ہے ۔ پس انہین دو اقسام لطیفہ نظریہ و بدیہیہ و کثیفہ نظریہ و بدیہیہ مین یہہ چھہ اقسام کونیات (یعنے اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقییدیہ جلالیہ و جمالیہ و کمالیہ اور اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقییدیہ جلالیہ و جمالیہ) داخل ہین جن کا ہر ایک حالت مین ایک جدا جدا نام ہے ۔ چنانچہ ہم ذیل مین اوس کی تصریح کرتے ہین ۔

(۱) اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقییدیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ ۔

(۲) اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقییدیہ جمالیہ لطیفہ بدیہیہ ۔

(۳) " " " " " " " کثیفہ نظریہ ۔

(۴) " " " " " " " بدیہیہ ۔

(۵) اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ ۔

(۶) " " " " " " " بدیہیہ ۔

(۷) " " " " " " کثیفہ نظریہ ۔

(۸) " " " " " " " بدیہیہ ۔

(۹) " " " " " کمالیہ لطیفہ نظریہ ۔

(۱۰) " " " " " " " بدیہیہ ۔

(۱۱) " " " " " " کثیفہ نظریہ ۔

(۱۲) " " " " " " " بدیہیہ ۔

اعیان واجبہ کونیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ

یہہ جملہ ۱۲ اقسام ہین ۔ اور اسپر حصر ہی ۔ کیونکہ اگر اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ بحالت لطافت جسم لطیف و بسیط رکھتے ہون ۔ اور جنکی یافت لطافت کے لئے نظر و فکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسما، واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ کہین گے ۔ جیسے جسم لطیف و بسیط کرسی جو بلا نظر کے حاصل نہین ہوسکتا ورنہ اگر وہی شرائط اسماء، واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ بحالت لطافت و کلیت جسم لطیف و بسیط سے متحقق ہون ۔ اور ایسی یافت لطافت کے لئے نظر و فکر کی ضرورت نہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسما، واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ بدیہیہ کہین گے ۔ جیسے جسم لطیف و بسیط شمس کہ

جسکے یافت لطافت کے لئے نظر و فکر کی ضرورت نہین ہوتی -

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ بدیہیہ

اسیطرح اگر یہی اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ بحالت کثافت جسم کثیف منجمدہ کے ساتھ متحقق ہون اور ایسی یافت کثافت کے لئے نظر و فکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ بدیہیہ کہین گے جیسے جسم کثیف منجمدہ انسان کہ جسکی یافت کثافت کے لئے نظر و فکر کی ضرورت نہین ہوتی - ورنہ اگر وہی اعیان مذکورہ بحالت کثافت جسم کثیف ومنجمدہ کے ساتھ متحقق ہون - اوران کی یافت کثافت کے لئے نظر و فکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ کہین گے - اسکی مثال ہمنے قوت استخراجیہ و فکر ناظرین پر عمداً منحصر رکھی ہے -

اعیان واجبہ کونیہ کلیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ

اسیطرح اگر اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ بھی یا تو لطیف ہون گے - یا کثیف - اور یہہ لطافت وکثافت نظری ہوگی یا بدیہی - اگر یہی اعیان بحالت لطافت وکلیت جسم لطیف وبسیط سے مثبت ہون - اور انہین نظر و فکر کی ضرورت ہی ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ کہینگے - جیسے جسم لطیف وبسیط عقل کل -

جو بلا نظر و فکر کے حاصل نہیں ہو سکتا - ورنہ اگر یہی اعیان اسماء مذکورہ
بلا نظر و فکر کے حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ
کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ بدیہیہ کہینگے - جیسے جسم لطیف شعلہ ہای نار
جو بلا نظر و فکر کے پایا جاتا ہے -

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کمالیہ لطیفہ و کثیفہ نظریہ و بدیہیہ

اسیطرح اگر یہی اعیان اسماء واجبہ کونیہ
کلیہ تقیدیہ کمالیہ بحالت لطافت جسم بسیط
ولطیف کمالیہ (یعنے جو مشترک ہو تجلی جمالی وجلالی سے اجمالاً) متحقق ہون
اور اون کی یافت لطافت کے لئے نظر و فکر کی ضرورت ہو تو ایسے
اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ لطیفہ نظریہ کہینگے
جیسے جسم لطیف و بسیط جسم کل - فلک البروج - جو بلا نظر و فکر حاصل نہین ہوسکتا
ورنہ اگر یہی اعیان اسماء مذکورہ بلا نظر و فکر کے حاصل ہون تو ایسے
اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ لطیفہ بدیہیہ
کہینگے - جیسے جسم لطیف و بسیط مرتبۂ انسان جو بداہتاً کمالاً پایا جاتا ہے -
اسیطرح اگر اعیان اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ بحالت کثافت
جسم کثیف منجمدہ کے ساتھہ متحقق ہون - اور اون کی یافت کثافت
کمالیہ کے لئے نظر و فکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ
اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ کمالیہ کثیفہ نظریہ کہین گے جیسے جسم کثیف منجمدہ

انسانِ کامل - جو بداہتًا کمالا پایا جاتا ہی - اور اگر یہی اعیان اسماء مذکورہ
بلا نظر و فکر کے حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ اسماء و جبیہ
کلیہ تقیدیہ کمالیہ کثیفہ بدیہیہ ہینگے - اسکی مثال ہمنے عمدًا درج نہین کی ہی
فکرو ا بقوۃ الطبع -

اسیطرح اگر اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ تجلی جلالی سے متجلے اور بحالت کثافت جسم کثیف	اعیان واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ

و منجمدہ کی ساتھہ متحقق ہون - اور ایسی یافت کثافت کے لیے نظر و فکر
کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ
کثیفہ نظریہ کہینگے - اسکی مثال بھی عمدًا ترک کیگئی ہے تاکہ ناظرین زور طبیعت سے
نکال سکین - اور اگر یہی اعیان بداہتًا متحقق ہون تو ایسے اعیان کو
اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ کلیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ بدیہیہ کہین گے - جیسے
مرتبہ جمادات جو بداہتًا متحقق ہے -

فصل پنجم

بیان مین اقسام اعیان ثابتہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ جمالیہ لطیفہ و کثیفہ نظری بدیہی کے

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ	اعیان ثابتہ وجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ	اعیان ثابتہ وجبہ کونیہ جزئیہ لطیفہ جمالیہ نظریہ و بدیہیہ	اعیان ثابتہ وجبہ کونیہ جمالیہ جزئیہ کثیفہ نظریہ بدیہیہ -

اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ۔

اب اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ بھی یا جلالی ہونگے یا جمالی۔ اور یہہ یا لطیف ہونگے یا کثیف۔ اور اون کی لطافت وکثافت نظری ہوگی یا بدیہی۔ پس اگر اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ تجلی جلالی سے متجلی اور بحالت لطافت جزئیت جسم بسیط ولطیف سے متحقق ہون۔ اور ایسی لطافت کی یافت نظر وفکر کی محتاج ہو تو ایسی اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ نظریہ کہینگے۔ جیسے جسم لطیف وبسیط وجزئیہ عقل جزئی جو بلا نظر وفکر کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ ورنہ اگر ایسے اعیان بداہتًا متحقق ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ لطیفہ بدیہیہ کہینگے۔ جیسے جسم لطیف وبسیط جزئیہ نور شعلہ چراغ جو بداہتًا حاصل ہے۔

اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ و بدیہیہ

اگر شرائط واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ بحالت کثافت وجزئیت جسم کثیف ومنجمدہ سے متحقق ہون اور اوسکی یافت کے لیئے نظر وفکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ نظریہ کہینگے۔ اس کی مثال قصدًا ہمنے چھوڑ دی ہی تاکہ ناظرین اپنی ذہانت سے اسکی مثال نکالین۔ اور اگر یہی اعیان بداہتًا حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جلالیہ کثیفہ بدیہیہ کہینگے جیسے جسم کثیف منجمدہ جزئیہ نمک وکف جو بلا نظر وفکر کے حاصل ہوسکتے ہین۔

اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ و بدیہیہ

اگر شرائط واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ بہ تجلی جمالی متجلے اور بحالت لطافت وجزئیت جسم لطیف وبسیط جزئیت سے متحقق ہون - اور ایسے لطافت کی یافت کے لیئے نظر وفکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ نظریہ کہینگے - جیسے بسیط ولطیف بخارات لطیف جسم آب شیرین وشور وغیرہ جو نظر وفکر سے کے محتاج ہین - ورنہ اگر یہی اعیان بداہتا حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ لطیفہ بدیہیہ کہینگے - جیسے جسم لطیف وبسیط آب شور وشیرین وتلخ وغیرہ -

اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ وبدیہیہ -

اگر یہی شرائط واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ بحالت کثافت وجزئیت جسم کثیف منجمدہ سے متحقق ہون اور ایسے کثافت کی یافت کے لیئے نظر وفکر کی ضرورت ہو تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ نظریہ کہینگے - ورنہ اگر یہی اعیان بلا نظر وفکر سے کے حاصل ہون تو ایسے اعیان کو اعیان ثابتہ واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ جمالیہ کثیفہ بدیہیہ کہینگی - جیسے جسم کثیف ومنجمدہ جزئیہ کنکر پتھر وغیرہ جو بداہتا کثیف پائے جاسکتے ہین -

اعیان واجبہ کونیہ جزئیہ تقیدیہ کمالیہ -

چونکہ جزئیات حامل تجلی کمالی نہین ہین - اسلئے ایسے اعیان کا وجود نہین ہوسکتا - فتامل -

خاتمۃ الکتاب

اعیان کا مختلف تحقق بوجہ اختلاف استعداد ہی۔ اور یہہ اختلاف استعداد بوجہ اختلاف ظہور فیض اسماء الٰہی وکیانی ہی۔ کیونکہ ہر اسم ایک خاص جہت کی ساتہہ ظہور کا مقتضی ہی۔ پس جسطرح کہ اسماء اور اون کے اعیان مختلف ہین اسیطرح اونکے معلومات کا بہی مختلف ہونا لازمی ہی۔ اسمائی الٰہی کیانی کا ایک خاص سلوک ہی۔ اور ہر اسم کے لئے ایک خاص ترکیب ہی۔ بجز صاحب عرفان وشیخ کامل کے اسپر واقفیت ناممکن ہے۔ بوقت سلوک بذریعہ شیخ کامل یہہ حاصل ہوسکتا ہی۔ لیکن سلوک کیانی کی رکن اعظم یہہ ہی کہ اوس شخص کو برزخ مثالی قائم ہوگیا ہو۔ ورنہ اسماء اللہ کا بلا ترتیب وبلا قاعدہ پڑہنا خود قرآن مجید سے بموجب آئہ کریمہ وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون ما کانوا یعملون ممنوع ہی۔ لہذا کتاب ہذا مین جو جو قواعد کلیہ سلوک اسماء کیانی کے بیان کئے گئے ہین وہ اس خاتمہ مین بطریق دوائر منضبط کرکے پیش کئے جاتے ہین تاکہ تفہیم مین آسانی ہو۔

پانچوین اعیان ثابتہ کے ظہور کنندہ اسمای مطلقہ سلبیہ ہونگے جیسی قدوس وسلام وغیرہ ہین
بیان ظہور اعیان ثابتہ جو مرتبہ داخلی حق سبحانہ تعالی پر موقوف و منحصر ہی
اعیان ثابتہ اسمای ظہور کنندہ مقیدہ ہون گی۔ اور یہ اسماء کا ظہور
دائرہ اول سے قوس اعلی کا بیان
اس اعیان ثابتہ کا ظہور یا تو مرتبۂ داخلی مین وجود خلق پر واجب ہوگا
بیان ظہور اعیان ثابتہ جو مرتبہ خارجی مین وجود خلق پر موقوف ہی
اس اعیان ثابتہ کا ظہور یا تو مرتبہ خارجی مین وجود خلق پر ممکن ہوگا
دائرہ اول سے قوس اسفل کا بیان

دائرۂ چہارم
یا تو یہ کہ ایسے اعیان مرتبۂ داخلی مین حق سبحانہ تعالی پر اطلاقاً ممکن ہوگا جیسے اسماء سمیع و بصیر و کلام و حضرت الوہیت مین اطلاقاً متحقق ہیں
بیان ظہور اعیان ثابتہ جو مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر ممکن ہے
یا تو یہ کہ ایسے اعیان مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر تقییداً ممکن ہوگا جسکی بشال دوائر آئندہ مین بیان ہوگا
دائرۂ مرسومہ کے قوس اسفل کا بیان

دائرۂ پنجم
ایسے اعیان ثابتہ کا ظہور مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر تقییداً یا تو بالقوۃ ممکن ہوگا جیسے سماعت و بصارت و کلام جو جمادات و نباتات مین تقییداً بالقوۃ متحقق ہیں
بیان ظہور اعیان ثابتہ جو مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر تقییداً ممکن ہے
ایسے اعیان ثابتہ کا ظہور مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر تقییداً یا بالفعل ممکن ہوگا جیسے سماعت و بصارت و کلام انسان و حیوان مین تقییداً بالفعل متحقق ہیں
دائرۂ چہارم کے قوس اسفل کا بیان

جمالی

بیان اعیان ثابتہ اسمای ممکنہ مطلقہ جنکا ظہور مرتبہ داخلی حق سبحانہ تعالی پر موقوف ہے۔ اور یہہ بھی ہر دو تجلیات سو متجلی ہونگے۔

جلالی

بیان اعیان ثابتہ اسمای واجبہ مشروطہ کلیہ و اطلاقیہ جنکا ظہور وجود خلق پر مرتبہ خارجی مین موقوف ہے اور اون سے کہ تجلیات مختلفہ سے متجلی ہونے کا۔

جمالی

یا تو یہہ اعیان ثابتہ مذکورہ تجلی جمالیہ سے متجلی ہون گے جیسے اسماء جامع و غنی جو ربوبیتا اطلاقیا کلیتا کمالا متجلی ہین۔

جلالی

دائرۂ چہار دہم

دائرہ ہفتم کے قوس اسفل کا دور دوم مین بیان

یا اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ اطلاقیہ جزئیہ یا تجلی جمالی سے متجلی ہونگے جیسے اسم کریم و رحیم جو ربوبیت جزئیہ [illegible]

جمالی

بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ ربوبیۃ اطلاقیۃ جزئیہ جو مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر موقوف ہے۔

جلالی

یا یہہ اعیان ثابتہ اسماء واجبہ مشروطہ ربوبیہ اطلاقیہ جزئیہ یا تجلی جلالی سے متجلی ہون [illegible]

بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ کلیہ تقییدیہ کا جو مرتبۂ خارجی مین وجود خلق پر موقوف ہے۔ اور اونکا تجلیات مختلفہ سے متجلی ہونیکا

دائرۂ پانزدہم

دائرہ ہشتم کے قوس اعلیٰ کا دور دوم مین بیان

یا یہہ اعیان ثابتہ [illegible] یا تجلی جمالی سے متجلی ہون گے جیسے فلک الشمس و کرسی جو کلیتاً مربوبیاً جمالاً متجلی ہین

جمالی

یا یہہ اعیان ثابتہ مذکورہ تجلی کمالیہ سے متجلی ہونگے جیسے اسماء [illegible] مرتبۂ انسان و جسم کل و فلک البروج جو کلیتاً مربوبیاً کمالاً متجلی ہین۔

جلالی

یا یہہ اعیان ثابتہ مذکورہ تجلی جلالی سے متجلی ہون گے جیسے اسماء عقل کل [illegible]

دائرہ بست وچہارم
لطیفہ نظری
یا تو یہ اعیان ثابتہ مذکورہ بھی نظر وفکر کے ساتھ خارج مین حاصل ہو سکینگے
بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ جزئیہ تقییدیہ
جمالیہ کا
لطیفہ بدیہی
یا تو یہ اعیان ثابتہ مذکورہ بلا نظر وفکر کے ساتھ خارج مین حاصل ہو سکینگے
دائرۂ شانزدہم کے قوس اعلیٰ کا دور سوم مین بیان
دائرۂ بست وپنجم
کثیفہ نظری
یا تو یہ اعیان ثابتہ مذکورہ بھی نظر وفکر سے خارج مین حاصل ہو سکینگے
بیان اعیان ثابتہ اسماء واجبہ کونیہ جزئیہ تقییدیہ جمالیہ کا
کثیفہ بدیہی
یا تو یہ اعیان ثابتہ مذکورہ بھی بلا نظر وفکر کے خارج مین پائی جاوینگے
دائرۂ شانزدہم کی قوس اسفل کا دور سوم مین بیان